اکابر دُشمنی کا جنوں

الحاج ماسٹر محمد عمر خان گڑھ

شیخ الاسلام حضرت سید مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ اور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا کفایت اللہ دہلویؒ اپنے وقت کی نابغۂ روزگار ہستیوں میں سے ایک تھے۔ اُن کی ہمت مردانہ عزم واستقلال جوش وعمل کا ہر شخص معترف ہے میرے مرشد شمس العارفین حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے "جو بے کینہ سے کینہ رکھتا ہے مٹ جاتا ہے حضرت آدم علیہ السلام بے کینہ تھے شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام سے کینہ رکھا مٹ گیا۔"

مشاہدہ میں آیا ہے جنہوں نے اہل حق کی مخالفت کی وہ صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ حضرت مدنیؒ اور حضرت مفتی صاحبؒ نوراللہ مرقدہٗ سے سیاسی اختلاف تو کیا جاسکتا ہے لیکن ایسی عظیم ہستیوں کو جو علم وعمل کے پہاڑ اور جہد وایثار ،خلوص وللہیت کی بے مثال ہستیوں کو تنقید کا نشانہ بنانا آسمان کا تھوکا منہ میں کے مترادف ہے بقول نوابزادہ نصر اللہ خاں مرحوم "حضرت مدنی اور حضرت مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ خیر القرون اکابر کی یادگار اور سلف صالحین کا نمونہ صاحب نسبت بزرگ تواضع وللہیت میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے، حضرت مدنیؒ اور حضرت تھانویؒ کا خلوص اور للہیت اور اُن کی آرا مسلمانوں کی سراسر خیرخواہی پر مبنی تھا ان اکابر میں آپس میں سیاسی اختلاف ہونے کے باوجود آپس میں نہایت احترام تھا جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہے" حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفہ مجاز تھے حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن رحمہ اللہ کے شاگرد رشید اور صحیح جانشین تھے، آپ کے والد محترم مولانا حبیب اللہ رحمہ اللہ ہندوستان کے عظیم روحانی بزرگ مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے خلیفہ اجل تھے آپ کا سارخاندان جنت البقیع میں مدفون ہیں، گنبد خضریٰ کے سائے کے نیچے درس حدیث فی سبیل اللہ پڑھاتے رہے جس کی وجہ سے آپ کو شیخ العرب والعجم کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

مرد بینا مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ العزیز فرماتے تھے میں مکہ مکرمہ میں گیا حرم شریف میں بڑے بڑے اولیاء اللہ موجود تھے میں مراقب ہوا اتنے میں مشاہدہ میں آیا تمام اولیاء اللہ کی شان کی انتہاء تھی حضرت شیخ مدنیؒ کے مقام کی ابتداء تھی۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے حضرت مدنی کی جوتیاں تاج برطانیہ سے ہزار درجہ قیمتی ہیں، میں نے اللہ کے فضل سے بارہ حج کئے ہیں اس موقعہ پر خانہ کعبہ حرم شریف میں دنیا کے تمام اولیاء اللہ جمع تھے مجھے مکشوف ہوا حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سے بلند تر مقام کسی ولی کا نہیں۔ حضرت اقدس لاہوریؒ فرماتے تھے میرے دو بیٹے مولانا حبیب اللہ اور مولانا عبید اللہ دارالعلوم دیوبند میں پڑھتے تھے میں نے اپنی ڈاڑھی کے بال ایک لفافہ میں ملفوف کر کے بھیجے اُنہیں لکھا جب حسین احمد مدنیؒ کی جوتی بنانے والا آئے تو اُسے یہ بال دے دینا، حسین احمد کی جوتی گھسے گی احمد علی کی نجات ہوجائے گی۔ ولی را ولی مے شناسد ولی کو ولی پہنچانتا ہے

۱۹۲۷ء کا ذکر ہے حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ مشرقی پنجاب کے ایک ریلوے اسٹیشن پر ایک مجمع نے جس کا اختلاف سیاسی نوعیت کا تھا حضرتؒ پر سنگباری شروع کر دی مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے حضرت مدنیؒ کو آڑ میں لے لیا اس سنگباری کے سلسلے میں حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ نے بیان فرمایا، پاکستان میں ایک مقام پر ایک شخص اُن کو ملا وہ بے اختیار رونے لگا، دریافت کرنے پر اُس نے اپنی داستان غم سنائی کہ وہ مشرقی پنجاب کا رہنے والا ہے جس مجمع میں حضرت مدنیؒ پر سنگ باری کی گئی بدبختی سے میں بھی وہاں موجود تھا تشفی غیظ کے لئے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ حضرت شیخ مدنیؒ کے سامنے ننگا ناچنے لگا، واقعہ رفت گذشت ہوگیا لیکن لا یضل ربی و لا ینسی کچھ عرصہ بعد پنجاب میں ہولناک فسادات ہوئے سکھوں نے مجھے ایک ستون سے باندھ دیا، میری گھر کی بیٹیوں کو برہنہ کر کے اس پر مجبور کیا کہ وہ برہنہ ہو کر مجمع کے سامنے ناچیں۔ اُس نے کہا اُس وقت میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ آج کا یہ برہنہ ناچ اُس قدرتی انتقام کا نتیجہ ہے جو حضرت شیخ مدنی کی اہانت کی غرض سے کیا تھا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے موقر جریدہ چٹان مطبوعہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء لاہور سے لکھا '' جالندھر کے ایک نوجوان اکرم قریش جو حمید نظامی مدیر روزنامہ نوائے وقت کے دوست تھے راوی ہیں '' ابھی پاکستان نہیں بنا تھا ۱۹۴۶ء کے انتخابات کا سال تھا۔ حضرت مدنیؒ پنجاب یا سرحد کے سفر سے واپس جارہے تھے جالندھر کے اسٹیشن پر ایک سرپھرا نوجوان شمس الحق نے چند شرپسند نوجوانوں کے ساتھ حضرت مدنی کے خلاف نعرے لگاتے سب وشتم کرتے ہوئے حضرت مدنیؒ کی داڑھی کو پکڑ کر کھینچا اور رُخسار مبارک پر طمانچہ مارا، حضرت رحمۃ اللہ علیہ صبر کی تصویر تھے اُف بھی نہ کی ایک بزرگ کو اِس واقع کی خبر دی اُنہوں نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا: اگر یہ سچ ہے تو جس نے حضرت شیخ مدنیؒ کی داڑھی پر ہاتھ رکھا، اُس کی لاش بھی نہیں ملے گی، اُس کو زمین بھی جگہ نہیں دے گی، یہ شمس الحق کون تھا؟ یہ وہی نوجوان تھا جو فیصل آباد میں قتل وخون کا شکار ہوا، جس کی نعش کا پتہ نہ چلا اس واقعہ کو مدت گزر گئی، کفن ملا نہ قبر، کسی نے کہا بھٹہ میں زندہ جلا دیا، کسی نے کہا لاش ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا بُرد کر دیا گیا۔

حضرت مولانا الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ بانی جماعت تبلیغی فرماتے تھے، حضرت مدنیؒ کی سیاست میری سمجھ سے بالاتر ہے اللہ پاک کے نزدیک اُن کا اونچا مقام ہے، آپ سے سیاسی اختلاف کر کے میں دوزخ کی آگ نہیں خریدنا چاہتا۔

☆☆☆